الہامی اور غیر الہامی (ہندو) مذاہب میں جنگ کے احکام واصولوں کا جائزہ

Analysis the Principles of War in Revealed and Unrevealed Religions

Dr. Nosheen Bano Birmani*
Dr. Jamshed Ali Birmani**

Abstract

Historically in the world, societies have experienced disorderly conditions on moral, legal and institutional grounds- In the result, attempts have been made to alter the situations or conditions to the favorable and conducive level- Revolutions, religious movements and political movements have been initiated for the betterment of human life and mutual coexistence which sometimes were at the cost of blood wars and interpersonal conflicts- Therefore, different social and political approaches have been developed and used for the constructive development of humans-In Islam, in order to bring positive and sustainable changes and create peaceful environment for people, the philosophical and political concept of Jihad was developed for the Muslims especially in the Arab continent to safeguard themselves from external and internal evil forces- This paper deals with how and why the concept of Jihad was developed and used in different ears in the Muslim world, and how Muslims acted and reacted on it- By critically reviewing relevant available literature on the topic of Jihad and its different explanations and connotations, this paper presents scholarly findings how Jihad has been perceived in previous times and in the modern world- The literature which discusses and explains actions and teachings of Holy Prophet and reactions of Muslims during conflicting situations with other non-Muslims, and with neighboring countries, has been thoroughly reviewed with critical eye to derive meaningful concepts and findings which can help us understand the philosophy of Jihad and its explanations- As the common and traditional interpretation of Jihad is that it means defending Muslim communities against unwanted external situations like wars or attempts of external forces which can corrupt and bring deviance in the Muslim world- It also means to fight with internal forces like Shaitan who motivates Muslims to be deviant, morally corrupt and religiously involve in sinful acts- In modern philosophy, it means to strive for positive acts which can cause personal and collective benefits- For example, though it is traditional concept and once acted on practice that spread the true and peaceful message of Islam to others as they can come to right path of Islam- For discussion and reaching to the authentic concept of Jihad, different views and scholarly arguments of scholars have been cited and referred to for example, well-known medieval scholars related to Hanfi School and Quranic verses and Islamic interpretations have been benefited from- This paper will be helpful for the scholars of Islam and students of Islamic history-

Keywords: جنگی اصول، جہاد، غزوہ، جنگی قواعد، جنگی احکامات، مخصوص دعائیں، جنگی اصلاحات، الہامی، غیر الہامی ہندو مذاہب

تعارف

دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والوں کا یہ ماننا ہے کہ دنیا کا پہلا انسان حضرت آدم علیه السلام تھا۔اور تاریخ گواہ ہے کے ان کے دو بیٹے تھے ہابیل اور قابیل جو آپس میں لڑپڑے اور قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔زمین پر یہ پہلا قتل تھا جو ایک بھائی نے اپنے بھائی کا کیا تھا اور وہ قتل لالچ کی وجہ سے کیا گیا۔اس کے بعد جیسے جیسے انسانوں کی تعداد بڑھتی گئی اور انسانی معاشرے کی تشکیل ہوئی تب سے انسان نے

* Department of Islamic Culture, University of Sindh, Jamshoro.
** Assistant Professor, Department of Political Science, University of Sindh, Jamshoro.
Email: js_baloch@hotmail.com

اپنی طاقت اور دولت کے زور پر خود پرستی، انااور لالچ، عیش اور آرایش کو حاصل کرنے کے لیے جنگوں کا سلسلہ شروع کیا۔ اور معاشرے میں کس طرح سے رہنا چاہیے اور انسانوں پر معاشرے کو بہتر بنانے کے لیے کچھ اصول، احکامات اور کچھ ذمیداریان عائد کی گئی ہیں جو کہ مذہب کے ذریعہ سے بتائی اور سیکھائی گئی ہیں۔ دنیا میں لوگ دو قسم کے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک الہامی اور دوسرے غیر الہامی مذاہب وہ جن کی تعلیمات وحی الہاہی کے ذریعے دی گئی ہو۔ اور غیر الہامی وہ مذاہب جن کی تعلیمات وحی کے ذریعے سے نہیں دی گئی ہو ان میں جنگوں کے بارے میں کیا احکامات دیے گئے ہیں۔

جنگ

جنگ سے مراد وہ لڑائی ہے جو دو افراد، دو قبائل یا دو قوموں کے درمیان ذاتی مقاصد کے لئے لڑی جائے۔ جس میں حق پرستی کے بجائے نفس پرستی ہو۔ اسے جنگ کہتے ہیں۔ جنگ کے مختلف اقسام ہیں ایک جنگ وہ ہے جو مسلح ہو جو قوموں اور ملکوں کے درمیان دفاع کے لیے لڑی جاتی ہے دنیا میں زیادہ تر جنگیں بادشاہوں، ریاستوں اور حکمتوں کے جھوٹے مفادات کے نتیجے مس لڑی گئی ان میں فتح چاہے جس کو بھی ملی ہو پر اس میں انسانیت کا بہت نقصان ہوا لاکھوں معصوم انسانوں کی جانیں لیں گیئں جس میں خواتین بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے دنیا کے مذاہب میں جنگوں میں کیا اصول بنائے گئے اور وہ اصول انسانوں کے لیے کتنے مفید تھے اگر ہم تاریخ کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی تاریخ کا کوئی بھی باب ایسا نہیں نظر آتا جس میں کوئی جنگ نہ کی گئی ہو اور وان جنگوں میں ہولناک مثالیں موجود نہ ہوں دنیا کی تاریخی جنگیں جن میں جدید ترین جنگیں بھی شامل ہیں جو آج سے تقریبا 105 سال پہلے جنگیں عظیم اول سے شروع ہوئی جو دنیا کی سب سے بڑی اور ہولناک جن سمجھی جاتی ہے یہ جنگ 1914 سے 1919 تک یورپ کے متعدد ممالک کے درمیان لڑی گئی جو انسانی بے بسی اور تشدد کی گواہی دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔

اسلام سے قبل اور بعد عربوں کی جنگوں کے چند واقعات

1. عرب کی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ جب منذرین امرءالقیس نے جنگ میں بنی شیبان پر فتح حاصل کر لی تو ان کے مستورات کو زندہ آگ میں ڈال دیا۔ اور عمرو بن ہند کے بھائی نے بنوتمیم پر حملہ کیا تو سب لوگ وہاں سے بھاگ گئے صرف ایک عورت باقی بچی اس کو گرفتار کر کے آگ کے الاؤ میں پھینک دیا۔

2. داحس اور غبراء کی لڑائیوں میں قیس نے بنو زیبان کے پاس اپنے بچے بطور ضمانت رکھے تھے۔ حذیفہ رئیس زیبان نے ان بچوں کو ایک وادی میں لے جاکر ان کو تیروں کا نشانہ بنایا تھا۔ اور اس قبیلہ کے لوگ اس انسانیت سوز نظارے کو دیکھ کر خوش ہوتے رہے۔

3. جنگ احد کا مشہور واقعہ ہے۔ ہندہ نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضي الله عنہ کی لاش کا مثلہ کیا اور پھر ان کا کلیجہ چبا کر اپنی آتش غضب کو ٹھنڈا کیا۔ جنگ احد میں عاصم بن ثابت نے مسافع بن طلحہ اور حلاس بن طلحہ کو قتل کیا۔ ان کی والدہ سلافہنے قسم کھائی کہ وہ عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیئے گی[1]

اسلام میں جنگ کے قواعد اور اصول:

دنیا میں اکثر جنگیں ذاتی مفادات، اور نفس پرستی کے لئے لڑی جاتی تھیں۔ جب کہ اسلام میں صرف اللہ تعالی کی رضا کے حصول کے لئے انسانیت کی فلاح و نجات اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ کے دشمنوں سے لڑی جاتی ہے۔ اور دنیا کی جتنی بھی قومیں گذری ہیں۔ ان میں اور خاص کر کے عرب کی جنگوں کا مقصد اپنا روعب قائم رکھنا تھا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے جن جنگوں میں شرکت فرمائی اور جنگ کے احکامات، اصول، قوائد وضوابط، قائم کیے۔

اسلام نے اصولی طور پر جنگ کے قواعد قرآن مجید میں بیان کر دیئے ہیں۔

پہلا قاعدہ: مشرکین سے معاھدے کرنے کی پیش کش کی جائے اگر نامانے تو ان کو قتل کیا جائے۔

فاإذاانسلخ الأشهر الحرم فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدوا لهم كل مرصد فإن تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم إن الله غفور رحيم-

پھر جب حرمت والے مہینے گذر جائیں تو پس تم مشرکین کو مارو جہاں پاؤ، اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوات ادا کریں تو انکی راہ چھور دو[2]۔

دوسرا قاعدہ: فوج یا اس کا ایک حصہ محاصرہ میں آجائے اور ہتھیار ڈال دے تو ان کو قید کر لینا چاہیئے۔

تیسرا قاعدہ: جنگ کے زمانے میں دشمن ملک کے لوگوں کو اپنے ملک میں آنے سے روکنا چاہیئے کیونکہ بے شمار فوجی زار ہوتے ہیں جن کے انکشاف ہونے سے نقصان کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

اسلام میں جنگ کی اجازت کب دی گئی

مسلمانوں جب مکہ میں تھے تو ان کو جنگ کی اجازت نہیں دی گئی نبی کریم ﷺ نے جنگ کا اصل مقصد بیان کیا کہ جنگ کسی فرد کی ذاتی خواہشات کی تکمیل اور توسیع پسندی کے لیے نہیں ہے۔ جب نبی کریم ﷺ ان کے صحاب امن کی تلاش میں مکہ کو چھوڑ کر مدینہ تشریف لائے اور مدینہ کے لوگوں نے ان کا دل سے خیر مقدم کیا اس کے بعد پہلی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا تبیہ بات کفار مکہ اور یہودیوں اور منافیقن سے برداشت نہیں ہوئی اور ان لوگوں نے متحد ہو کر مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے اعلان جنگ کیا تب مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت ملی۔

ارشاد باری تعالی ہے

أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا وإن الله على نصرهم لقدير

اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔[3]

ارشاد باری تعالی ہے

كتب عليكم القتال وهو كره لكم وعسى أن تكرهوا شيئا وهو خير لكم۔

''مسلمانوں! تم پر لڑائی فرض کر دی گئی ہے۔ اگرچہ تم کو ناگوار محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن بہت کم ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناگوار محسوس کر اور (فی الواقع) وہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔[4]

ولا تبغ الفساد في الأرض إن الله لا يحب المفسدين[5]

زمین میں فساد نہ چاہو بشک اللہ فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتااور اللہ کے راستے میں جنگ کرو۔ ان لوگوں سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور حد سے نہ بڑھنا بشک اللہ تعالی حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قال اللہ تعالی

ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الأرض ولكن الله ذو فضل على العالمين[6]

اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم دشمن سے جنگ کی از خود تمنا اور خواہش نہ کرو اور اللہ سے عافیت ہی کی دعا کرو۔ یعني **(لاتمنوا لقاء العدووسئلوالله العافيته)**[7]

اسلام میں جنگ کے اخلاقی اصول جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں

غزوات میں نبی کریم صلى الله عليه وسلم کا طریقہ مبارکا سلامی لشکر کو روزانہ کرتے وقت یہ ہوتا تھا کہنبی کریم صلى الله عليه وسلم پہلے تمام مجاہدین کو اکٹھا ہونے کا حکم فرماتے۔ پھر اللہ کی حمد وثناء فرماتے۔ اور امیروں کو خاص ہدایت فرماتے تاکہ ان کے دلوں میں اللہ کا خوف تازہ رکھیں۔ پھر عام مجاہدین سے خطاب فرماتے۔ کہ اللہ کا نام لے کر اس کی راہ میں لوگوں سے لڑنے جاؤ جو اس کے نافرمان ہیں۔ مگر جنگ میں کسی سے بدتمیزی نہ کرنا، مال، غنیمت میں خیانت نہ کرنا، راشیوں کو نہ بگاڑنا، لڑائی سے قبل دشمنوں کے سامنے دو چیزیں رکھنا۔

1. اگر وہ لوگ اسلام قبول کر لیں اگر وہ یہ چیز مان لیں تو ان پر ہاتھ نہ اٹھانا۔
2. اگر وہ لوگ جزیہ دے کر اطاعت قبول کر لیں تو ایسا کرنے والوں کی جان اور مال پر ہرگز ہاتھ نہ ڈالنا۔
3. کافر اگر جنگ کے لئے تیار ہو جائیں تو پھر اللہ کا نام لے کر اور اس سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرنا۔
4. جنگ نہ کرنے کے معاہدوں پر سختی سے پابندی کرنا معاہدے ختم کیے بغیر جنگ کرنے کی سختی سے ممانعت کی گی ہے۔
5. بلااعلان جنگ یا حملہ کرنا سے منع کیا گیا ہے۔
6. دوران جنگ مخالفین کو آگ میں جلانے اور ان کی لاشیوں کو بگاڑنے سے منع کیا گیا ہے۔
7. جو لوگ لڑائی میں عملاً شریک نہ ہوں ان سے نہ لڑا جائے۔

8. ان لوگوں کو باندھ کر اور اذیتیں دے کر ہلاک کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

9. تباہی اور بربادی نہ پھیلانا، فصلوں اور درختوں کو نقصان نہ پہچانا، اہم تنصیبات کو تباہ نہ کرنا، لوٹ مار نہ کرنا، گھروں میں نہ داخل ہونا ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

10. اسیروں اور سفیروں اور قاصدوں کو قتل نہ کرنا۔

11. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسیلمہ کذاب کے دو قاصد آئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اما واللہ لو لا ان الرسل لا تقتل ضربت اعناقکما، اللہ کی قسم اگر قاصدوں کو قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو تمہاری گردن الگ کر دیتا۔ (سنن ابو داؤد۔)[8]

12. مال غنیمت کی تقسیم ایک ضابطے اور قانون کے تحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

13. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سنہرے اصولوں کی وجہ سے لشکر اسلامی جہاں جہاں جاتا تھا۔ وہاں امن اور خوشحالی کا پیغام ساتھ ساتھ سفر کرتا تھا، جن ملکوں میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہوتی وہاں امن و خوشحالی کی فضا میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو جات اور علوم و فنون سے ترقی اور خوشحالی پسند معاشرہ کی تشکیل ہوتی تھی۔[16]

اسلامی جنگوں میں نبی ﷺ کی حکمت عملی کا جائزہ

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو جنگی چال سے کام لیتے تھے اور فرماتے تھے لڑائی فراست کا نام ہے اور اس کے علاوہ دشمنوں کی نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے چھوٹے دستے بھیجا کرتے تھے، تاکہ دشمنوں کی ہر خبر سے باخبر رہ سکیں۔ اور اس کے علاوہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقدمۃ الجیش روانہ فرماتے اور محافظوں کو متعین فرماتے اور جب دشمنوں کا سامنا ہو جاتا تو کھڑے ہو کر دعا فرماتے اور اللہ تعالی سے مدد و نصرت طلب فرماتے۔

2. غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ نے کوؤں کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ حضرت حباب رضہ بن منذر کو میٹھے پانی کے کوؤں کے قریب حوض بنانے کا حکم دیا

3. غزوہ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اونچی جگہ پر ایک عرش کھجور کی شاخوں کا سائبان بنایا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری رات بیداری میں رہے اور مصروف دعا رہے۔

4. فجر کی نماز کے بعد لوگوں سے واعظ فرمایا پھر حق آرائی میں مشغول ہوتے آپ کے دست مبارک میں ایک تیر ہوا کرتے تھے جس سے کسی کو اشارہ فرماتے آگے آنے اور پیچھے جانے کے لئے، اور یہ لکڑی اکثر کمانڈر بھی اٹھاتے ہیں۔

5. جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے لشکر کو دیکھتے تو دعا فرماتے۔ چناچہ غزوہ بدر کے موقع پر فرمایا کہ یااللہ! قریش فخر و تکبر کرتے آپہنچے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تیرے ساتھ جنگ کریں اور تیرے رسول کو جھٹلائیں۔ اے خدا نصرت کا منتظر ہوں جس کا تو نے مجھے سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضہ سے فرمایا کہ میری اجازت کے بغیر لڑائی نہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ایک کنکریوں کی مٹھی لے کر کفار کی طرف پھینکا دی۔ اور کوئی مشرک ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں میں کنکریاں نہ گئی ہوں اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حملہ اجتمائی کا حکم دیا۔

فلم تقتلوهم و لكن الله قتلهم و ما رميت اذ رميت و لكن الله رمى و ليبلي المؤمنين منه بلاء حسنا

اور تو نے نہیں پھنکی تھی مٹھی خاک جس وقت پھنکی تھی، لیکن اللہ نے پھینکی۔[9]

6. غزوہ بدر کے موقعے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین مقتولین میں چوبیس روساء کی لاشیں ایک گڑھے میں ڈالی گئی۔19 اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے چوبیس سرداروں کو کنویئں میں ڈالنے کا حکم فرمایا تھا۔ کیونکہ کہ وہ ناپاک کرنے والا کنواں تھا۔[10]

7. نبی کریم ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب دشمن پر فتح پاتے تو تین دن میدان جنگ میں قیام فرماتے۔ حضرت **ابو طلحہ** رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول پاک ﷺ جب کسی قوم پر غالب ہو جاتے تو تین دن تک اسی جگہ اسی میدان میں ٹھہرتے تھے[11]۔

8. غزوہ بدر کے موقعے پر مقام صفراء میں پہنچے جو بدر سے ایک منزل پر ہے آپ ﷺ نے تمام مال غنیمت مجاہدین میں برابر تقسیم فرمادی۔

9. غزوہ بدر کے موقعے پر اسیران جنگ کو نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضہ میں تقسیم کر دیا اور تاکید فرمائی کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور ایسا ہی ہوا۔

10. غزوہ بدر کے موقعے پر جن قیدیوں کے پاس کپڑے نہ تھے۔ ان کو کپڑے دلوائے گئے چنانچہ نبی کریم اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضہ داز قد کے تھے کسی کا کرتہ ان کے بدن پر نہ ٹھہرتا اس لئے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے اپنا کرتا منگوا کر دیا اور بعد میں نبی کریم ﷺ نے اپنا کرتہ اس کو دیا تھا۔

11. رسول پاک ﷺ نے قیدیوں کے بارے میں صحابہ رضہ سے مشورہ کیا۔ اور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضہ کے مشورہ کو پسند فرمایا۔ کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا جایے اور قیدیوں میں ہر ایک کا فدیہ حسب استطاعت ہو ایک ہزار درہم سے چار ہزار درہم تک تھا۔ یا انصار کے دس لڑکوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جائے۔ حضرت عبدالرحمان بن مبارک، سفیان بن حبیب، شعبہ، الرالعبس، ابو الشعثا، ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم **صلی اللہ علیہ وسلم** نے جاہلیت کے لوگوں کا فدیہ فی آدمی چار سو درہم مقرر کے تھے[12]

12. جب جہاد کا آغاز ہو جائے، اور دشمن ملک میں داخل ہو جائے تو نکلنا جائز نہیں۔

13. بچے نابالغ، جنگ کی طاقت نہ رکھتے ہوں، انہیں واپس کر دیا جائے۔

14. عورتیں جہاد میں شریک ہو سکتی ہیں، خواتین مریضوں کی امداد کر سکتی ہیں حدثنا- عبد السلام بن مطهرنا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعزو وبام سليم ونسوة منالانصار ليس قينا لماء ويداويناالجرحيا

15. حضرت انس رضہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ جہاد میں اپنے ہمراہ ازواج مطہرات اور کچھ مسلمان عورتوں کو جانے کی اجازت دیتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضہ، جہاد کرتے۔ تو یہ عورتیں غازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔[13]

16. جنگ میں اگر امام زخمی ہو جائے تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھا سکتا ہے اور اس کے پیچھے سب بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

17. شہادت کی دعا کرنا اور اس کی تمنا کرنا ممنوع نہیں ہے۔

18. شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیجائے گی اور جو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہیں اس کے علاوہ، دوسرے کپڑے تب دیے جاسکتا ہیں کہ جب دشمن نے کپڑوں کو کوئی نقصان پہچایا ہو تو اس صورت میں دوسرے کپڑے کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن شہید کو اپنے کپڑوں میں دفن کرنا مستحب یا واجب ہے۔

19. اگر کوئی شخص حالت جنابت میں شہید ہو جائے تو غسل دیا جائے گا، جیسا کہ ملائکہ نے حضرت خنظلہ رضہ کو غسل دیا تھا۔

20. شہداء کو میدان جنگ ہی میں دفن کیا جائے، کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضہ کو واپس میدان جنگ میں لا کر دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور ایک قبر میں دو یا تین شہداء کو دفن کیا جاسکتا ہے۔

21. اگر کوئی مسلمان غلطی سے کسی مسلمان کو کافر سمجھ کر قتل کر دے تو امام پر بیت المال سے دیت دینا واجب ہے۔

22. اگر کوئی معذور شخص بھی جہاد میں شریک ہونا چاہے، تو شریک ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لنگڑے صحابی رضہ کو اجازت دے دی تھی۔

23. غزوہ طائف میں سے معلوم ہوا کہ حرمت والے مہینوں میں قتال کرنا جائز ہے، اس کی تحریم منسوخ ہو چکی ہے، کیونکہ رسول پاک ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف رمضان کی آخری تاریخوں میں روانہ ہوئے اور انیس دن مکہ میں قیام فرمایا اور پھر ہوازن کی طرف تشریف فرمانے کے بعد ان سے قتال فرمایا۔

24. غزوہ طائف سے یہ بات واضح ہوئی کہ انسان اپنے اھل و عیال کے ساتھ جنگ میں جا سکتا ہے، کیونکہ اس غزوہ میں رسول پاک ﷺ کے ساتھ ازواج مطہرات میں سے حضرت ام سلم رضہ اور حضرت زینب رضہ تھیں۔

25. غزوہ طائف سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر مشرکین کے غلام اگر مسلمانسے ملیں تو وہ آزاد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حدیبیہ کے دن بہت سے غلام رسول پاک ﷺ کے پاس آئے صلح سے پہلے ان کے مالکان نے رسول ﷺ کو لکھا کہ یہ لوگ دین رغبت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ مصیبت سے بچنے کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس آئے ہیں، اور صحابہ رضہ نے کہا، یہ سچ ہے اور نبی پاک ﷺ یہ بات سن کر غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش! میں دیکھتا ہوں کہ تم باز آجاؤ نافرمانی سے۔ یہاں تک کہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کرے کہ وہ تمہاری گردنیں اڑادے۔

26. غزوہ طائف سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ شرک اور طاغوتی اڈوں کو ایک دن بھی باقی نہیں رکھا جائے بلکہ ان کو منہدم کر دیا جائے۔ بشرطے کہ انہیں مٹانے اور ختم کرنے کی استطاعت ہو، کیونکہ یہ جگہیں شرک وکفر کی علامات ہیں، جو تمام برائیوں کی جڑ ہیں اس سے یہ احکام بھی واضح ہوتا ہے، کہ کفار کے مقابلہ میں ان پر پتھر برسانے کے لیے منجنیق کا نصب واستعمال کیا گیا۔

27. دشمنوں کے درختوں کو بھی کاٹا جاسکتا ہے، جو ان کو نقصان پہنچائے، یا کمزور کرے اور انہیں غیظ وغضب میں مبتلا کرے۔

28. غزوہ طائف سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ کے لیے مقام جعفرانہ سے احرام باندھا، اور طائف سے جو شخص مکہ میں بغرض عمرہ داخل ہونا چاہیے اسکے لیے یہی سنت ہے۔

29. غزوہ طائف سے یہ باتبھی معلوم ہوئی کہ زیارت گاہوں میں جو مال خرچ ہوتا ہے، اسے امام وقت جہاد اور دوسری مصلحتوں میں خرچ کر سکتا ہے۔

30. غزوہ حنین سے یہ معلوم ہوئی کہ مشرکوں سے ہتھیار بطور مستعار لیا جاسکتا ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے اسلحہ مستعار لیتے وقت ضمان کی شرط لگادی تھی۔

31. جنگی اسباب وذرائع اختیار کرنا توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالی کی طرف سے رسول پاک ﷺ کی حفاظت کی ضمانت کے باوجود اسباب کا اختیار کرنا منافی نہیں ہے۔

32. غزوہ حنین اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دشمن کے گھوڑے اور سواریوں کو بھی زخمی کرنا جائز ہے۔ جس سے اس ان کو نقصان پہچانے میں مدد مل سکتی ہو، اور حیوان کو اس قسم کی ایذادینا ممنوع نہیں۔

33. غزوہ حنین میں نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو معاف فرمادیا تھا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، بلکہ اس کے سینہ پر ہاتھ پھیر کر دعا بھی دی گئی، جس سے وہ سچا مسلمان بن گیا۔

34. غزوہ حنین میں مال غنیمت کی تقسیم سے قبل کفار کے اسلام لانے کا انتظار کرے تا کہ اسلام لانے کے بعد ان کا مال انہیں واپس کر دیا جائے۔

35. اسلاممیں امام کو مسلمانوں کے نائب کی حیثیت حاصل ہے، جو مسلمانوں کی مصلیحت اور دین کے قیام کے لیے کوشش کرے، چاہے اس کو اسلام کے دفاع کے لیے کسی کو مال دینا پڑے یا سرداران دشمنان اسلام کو اپنے پاس بلانا پڑے تا کے مسلمان ان کے شر سے محفوظ رکھسکے۔

36. غزوہ حنینا اس سے یہ بات معلوم ہوئی کے غلاموں اور جانوروں کو بھی بعض کو بعض کے بدلے ادھار اور کمی پیشی کے کر کے ان کو فروخت کیا جاسکتا ہے، اور دو معاملہ کرنے والے اپنے درمیان غیر محدود مقرر مدت کر لیں اور دونوں راضیہوں تو بھی جائز ہے، اس بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ، جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو، تو اس کا چھینا ہوا مال اس کا ہوا شرط یہ ہے اس کے پاس اس کا کوتی ثبوت ہو

۔اس دعوي میں نبوت کے لیے صرف ایک گواہ بغیر قسم کافي ہے۔ مقتول کافر سے چھینے ہوئے مال کا خمس نہیں نکلا جائے گا۔

عين من المشركين وهو فيسفر فجلس عند اصحابه يتحدث ثم القتل فقال النبى صلي الله عليه وآله وسلم (اطلبوا واقتلوا) فقتله فنفله سلبه[14]

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مشرک جاسوس کو آیا، جبکہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلمسفر کی حالت میں تھے وہ جاسوس صحابہ رضہ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا اور پھر چلا گیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا، کہ اس کو ڈھونڈو اور قتل کرو۔ سو میں نے اس کو قتل کر دیا اور آنحضرت ﷺ نے اس جاسوس کا سامان مجھے دیا۔

37. اس غزوہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حرمت والے مہینوں میں کفار سے قتل وقتال جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ محرم میں خیبر کی جانب روانہ ہوئے تھے۔

38. مال غنیمت تقسیم کرنے میں سوار کو تین حصے اور پیدل کے لیے ایک حصہ دینا چاہئے۔

39. ایک فوجی کے لیے جائز ہے، کہ اگر اسے کھانے کی کوئی چیز ملے تو اسے استعمال کرے، اور اس سے خمس ادا نہ کرے۔ جس طرح حضرت عبداللہ بن مغفل رضہ کو چربی کی ایک بوری ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکی موجودگی میں اسے اپنے لیے مخصوص کر لیا۔

40. امام کے لیے صلح کا معاملہ کرنا جائز ہے۔

41. اگر جنگ کے خاتمہ پر جو لوگ میدان میں آجائیں تو انہیں مال غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا۔

42. اور جو شخص کسی کو ناحق قتل کر دے تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ ایک یہودی حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ کے قتل کے عیوض قتل کیا گیا۔

43. اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا، اور اس کا حق مہر مقرر کرنا جائز ہے، اور لونڈ یکے اذن اور گواہوں اور ولی کے بغیر اسے زوجہ بنالینا جائز ہے، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے معاملمیں کیا

اسلام کی جنگی اصلاحات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دنیا کے لے رحمت بن کر آئے تھے۔ جنگ کی ان تمام قبیح اور انسانیت سوز رسومات کو پاؤں تلے روند دیا ایک جنگی ضابطہ اخلاق دیا۔

اصلاح اول: سب سے پہلے اسلام نے مقصد جنگ کی تطہیر کی اسلام نے مسلمانوں کے سامنے جنگ کا مقصد پیش کیا کہ خدا پرستی کو فروغ ہو مظلوم کی دست گیری ہو۔ انسانیت کا احترام قائم ہو۔ فتنہ کی بیخ کنی ہو۔ جارہیت ختم ہو۔

دوسری اصلاح: رسول کریم ﷺ نے غیر مقاتلین کو قتل کرنے کی معانعت فرماتی، حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ

ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قال انطلقواابا سم الله وبا لله و علي مله رسولالله صلي الله عليه وسلم لا تقتلوا شيخا

فانبا ولاطفلاصغیرا ولا امراہ ولا تغلوا وضموا عنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فوج کو روانہ کرتے وقت فرمایا کرتے کہ اللہ کا نام لے کر اللہ کی مدد سے اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر قائم رہتے ہوئے چل پڑو۔ کسی بوڑھے ضعیف چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہیں کرنا۔ مال غنیمت میں سے چوری نہ کرنا جنگ میں جو کچھ ہاتھ آئے ایک جگہ جمع کرنا۔ صلح کی روش اختیار کرنا احسان کرنا کیونکہ اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔[15]

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جنگ میں ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔[16]

حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مقابلہ میں اجیروں اور غلاموں اور لونڈیوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لاتغدروا وتغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا الوالدان ولا اصحاب الصوامع

اور بدعہدی نہ کرنا اور مال میں خیانت نہ کرو، مسئلہ نہ کرو، بچوں اور خانقاہ نشینوں کو قتل نہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابہ جنگ شروع ہونے سے پہلے کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے اور اپنی آواز نرم رکھتے میدان جنگ میں آنحضرت میں لشکر کی صف آرائی کرتے اور ہر جانب خیال رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگ میدان کی طرف نکلتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے مخصوص لباس زیب تن فرماتے، بسااوقات دو زرہین زیب تن کرتے، نیز آپ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پرچم بھی ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں حملہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو انتظار فرماتے اگر وہاں سے آذان کی آواز سنتے تو حملہ نہ کرتے ورنہ حملہ کر دیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کی صبح سویر نکلنا پسند فرماتے اور لشکر کسی جگہ پر ٹھہرتے تو آنحضرت ﷺ اس کو اس طرح ترتیب دیتے کہ اگر ان پر چادر ڈال دی جائی تو سب کو کافی ہو جاتی۔

اسلام نے جنگ میں مقاتلین کے متعلق ذیل کے نصیحتیں فرماتیں ہیں

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں جنگ کے متعلق زخمی پر حملہ نہ کیا جائے۔ بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جائے، قیدی کو قتل نہ کیا جائے جو اپنے گھروں کا دروازہ بند کرلیں وہ امان میں رہیں گیں۔
2. رسول پاک ﷺ نے آگ کا عذاب دینے سے منع فرمایا۔

"لاینبغی ان یعذب بالنارالاصاحب النار"

3. حصرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہین خبر ملی کہ حضرت علی رضہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا ہے تو انہوں

نے فرمایا، کہ اگر میں ہوتا تو انہیں ہر گزنہ جلاتا، کیونکہ رسول پاک ﷺ فرمایا ہے، کہ اللہ کے عذاب آگ سے کسی کو عذاب نہ دو[17]

4. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کے اعضاء کی قطع وبرید سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضہ بن یزید انصاری روایت کرتے ہین کہ '' الله نهي النبی صلي عليه وسلم عنالنهي والمله، یعنی نبی پاک ﷺ نے لوٹ مار اور (اعضاء کی قطع وبرید) سے منع فرمایا ہے۔

5. اسلام نے صرف ہم مثال سزا دینے کی اجازت دی ہے۔'' ارشاد باری تعالی ہے۔وإن عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین [18] اگر تم بدلہ تو صرف اتنا ہی لو جس قدر تم پر زیادتی ہو چکی ہے لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ بات صبر کرنے والوں کے لے بہتر ہے۔''

6. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا کہ ''سمعت رسول الله ﷺ ينهي عن قتل البصر۔'' حضرت ابوایوب انصاری رضہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلي اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

7. رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے مقتولین کی لاشیوں کو گڑھوں میں دفن کروایا۔ یہ علامہ ابوالاحکام اسطانیہ میں لکھا ہے کہ لشکر کے امیر پر یہ فرض ہے کہ وہ کفار کی لاشوں کو گڑھوں میں دفن کرے۔

جنگ کے موقع پر آنحضرت صلي اللہ علیہ وسلم کی مخصوص دعائیں

نبی کریم ﷺ نے غزوہ بدر کبری میں کفار کے لشکر کثیر کو دیکھ کر یہ دعا فرمائی!

یااللہ! قریش فخر وتکبر کرتے آپہنچے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ تیرے ساتھ جنگ کریں اور تیرے رسول کو جھٹلائیں۔ اے خدا میں اس نصرت کا منتظر ہوں۔ جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن کے سامنے ہوتے یہ دعا فرماتے:

اللهم منزل الكتاب ومجري اسحاب هازم الاحزاب اهزمهمونصرنا عليهم۔

اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے اور بادل چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے انہیں شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔

اور یہ آیت بھی پڑھا کرتے تھے

سيهزم الجمع ويولون الدبر هلاساعه مواعد هموا ساعه ادهي وامر

جماعت کو شکست ہو گئی اور وہ پیٹھ پھیر لیں گے۔

یہودی مذہب میں جنگ اور قیدیوں کے متعلق اصول

1. جب تمہارا خداوند اسے انھیں تمہارے قبضے میں کرے تو ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کرو اور ان قوموں کے شہروں میں

جنھیں خدا نے تیری میراثمیں دیا ہے اور کسی چیز جو سانس لیتی ہو زندہ نہیں رہنے دو۔[19]

2. تو جنگ میں جو بچے لڑکے ہوں سب کو قتل کر دو، اور عورتوں کو جان سے مار دو، اور جو لڑکیاں ہوں ان کو اپنے لیے زندہ رکھو۔[20]

3. اور داؤد نے اس سرزمین کو حرم کیا اور کسی عورت اور مرد کو زندہ نہیں چھوڑا اور ان کے بھیڑ، بکریوں، بیل، گدھوں اور اونٹوں کو لے کر لوٹا۔[21]

4. خداوند ساؤل نے حکم دیا کہ ۔ سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچھ ان کا ہے وہ ان سے لیکر ان کو قتل کر و اور ان پر رحم مت کر، بلکہ مردوں، عورتوں اور بچوں، بیلوں بھیڑوں، اونٹوں اور گدھوں کو قتل کر دو۔[22]

5. اور انھوں نے اس شہر میں رہنے والے مردوں اور عورتوں کو جوانوں اور بوڑھوں کو بیلوں، بھیڑوں اور گدھوں کو تیغ کیا۔[23]

6. جب حضرت موسیٰ علیہ سلام کو خدا کی طرف سے حکم ہوا۔ کہ جب تیرا خدا انھیں تیرے حوالے کر دے تو توانھیں مار دو اور ان سے کسی قسم کا عہد نہیں کرنا اور نہ ہی ان پر رحم کرنا اور نہ ان سے شادی بیاہ کرنا۔ اور نہ ان کے بیٹوں سے اپنی بیٹیوں کی شادی کرانا اور نہ کی بیٹوں کی شادی ان کی بیٹیوں سے کرنا۔[24]

7. یشوع اور عی کے درمیان جو جنگ ہوئی جو قتل عام کیا گیا، اس کے بارے میں میں لکھا ہے۔ کہ جو لوگ اس دن مارے گئے مرد اور عورت ان کی تعداد بارہزار تھییشوع نے عی کے سب لوگوں کو قتل کر دیا تھا۔ کیونکہ یشوع کے ہاتھ بھالا تھا۔ اور اس نے عی کے رہنے والے تمام لوگوں کو ختم کر دیا تھا۔[25]

8. خداوند نے حضرت موسیٰ علیہ سلام کو خطاب کر کے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل کو خطاب کرو کہ تم اس شہر میں بسنے والے ہر ایک شہری کو اور اس شہر میں بسنے والے نامی ہستیوں کو مار و اور ہر ایک درخت کو کاٹ کر گراد و اور پانی کے ہر ایک کنویں کو بند کر دو اور ہر اچھے کھیت کو خراب کرو۔ اور جب تم وہاں سے پار ہو کر کنعان میں داخل ہو جاؤ تو تم ان سب کو جو وہاں کے باشندے ہیں۔ اپنے سامنے سے بھگاؤ۔ اور ان کی مورتوں کو فنا کر دو اور ان کے ڈھالے ہوئے بتوں کو نابود کر دو اور ان کے سب اونچے مکانوں کو ڈھاد و اور ان سب کو ان کو وہاں سے نکال دو۔ اور وہاں خود آباد ہو جاؤ۔[26]

9. کتاب سموئیل دوم میں حضرت داؤد علیہ سلام کے بارے مین لکھا ہے کہ ۔ انھوں نے ربہ شہر پر چڑھائی کی اور اس کو فتح کر لیا اجو وہاں کے باشندے تھے انھیں اس شہر سے باہر نکال کر ان کو آروں اور لوہے کی گاہوں سے اور کلہاڑوں سے روندا اور اینٹوں کے جلتے پزادوں میں سے گذارا اور اس نے بنی عموں کے تمام شہریوں کے ساتھ ایسا ہی کیا۔[27]

10. عہد نامہ عتیق میں ہے کے یہودیوں کے بادشاہ جب کسی علائقے کو فتح کر تو ہاں پر جو حاملہ خواتیں ہو تیں تو ان کے پیٹ پھاڑ دیا کرتے تھے)[28]

بائبل میں غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں احکام

1. اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈیوں کو لاٹھیاں مرے اور وہ اسی وقت مر جائیں تو اسے سزا دی جا ئگی لیکن اگر وہ ایک یا دو دنوں تک زندہ رہیں تو انہیں سزا نہیں دی جائے گی۔ اس لیے کہ وہ ان کا مال ہیں[29]

ہندومت میں جنگ کے احکام اور اصول

ہندومت کی تعلیمات کی روشنی میں جنگ فرض ہے بھگوت گیتا میں کرشن ارجن کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جنگ کرنا کھشتریوں کا فرض ہے اگر تم میری ہدایات کو مانتے ہو تو تمہیں جنگ ضرور کرنی ہو گی جو آپ کی فطرت کے عین مطابق ہے[30]

ہندومت کی تعلیمات کے مطابق ویدوں میں ہتھیاروں کے ذریعے ممالک پر فتح حاصل کرنے اور تعویز، جادو اور منتر کے ذریعے سے بھی فتح حاصل کرنے کی تعلیمات دی گئی ہے۔ جسے اندر دیوتا نے اپنے بجاریوں کے لیے نو قلعوں کے بخیے اڑا دیے اور اپنے آرعہ پجاریوں کی مدد کی اور اسی طرح ہر یدھ میں سینکڑوں نصرتیں عطا کرتا ہے۔[31]

ہندومت کے مطابق اہم شخصعتوں کو قتل کرنے والوں کو انعام دینے کی تعلیمات دی گئی ہے۔[32]

ہندومت کی تعلیمات کے مطابق دشمن کو خوفزدہ کرنا یا کرانا ضروی ہے اور بدگمانی پعدا کرنا، رشوت دینا یا پھوٹ ڈالنا یا کوئی خوفناک بات بتانا بھتر ہے۔[33]

منوشاستر میں فتح کے لیے باغیوں کو اپنے ساتھ ملانے کی ٔتعلیم بھی دی گئی ہے۔[34]

ہندومت کی تعلیمات کے مطابق سفارتکار ایلچی کا قتل کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس کے اعضاء کاٹے جاسکتے ہیں اور اسے اذیت دی جاسکتی ہے۔[35]

ہندومت کی تعلیمات کے مطابق مخفی طریقوں سے دشمن کے مذہبی مقامات اسفار، اور ان کے مذہبی اجتماعات پر جہاں وہ قربانی کی رسم ادا کرتے ہوں وہاں حملا کیا جاسکتا ہے اور اگر دشمن عبادت گاہ میں جارہا ہو تو اس پر بھاری پتھر سے حملا کیا جاسکتا ہے۔[36]

ہندومت میں فتنہ اور فساد کرنے والوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔

منوشاستر کے مطابق فتنہ اور فساد کرنے والوں کو فوری سزا دینے کا حکم کیا گیا ہے کہا گیا ہے کہ "بدامنی پھیلانے والے کو قانون شکن سے بدتر تصور کرنا چاہئے، اور وہ چور اور تہمت لگانے والے اور کسی کو لاٹی سے مارنے سے زیادہ صیرانگیز ہے، بدامنی کرنے والے کو معاف کرنے والا بادشاہ نشت (تباہ) ہو جاتا ہے۔

ہندومت کی تعلیمات کے مطابق آتش زدگی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے انتہائی اقدام ہے اگر مختلف تدابیر سے دشمن پر قابو نہیں پایا جاسکے تب بھی ہرگز آگ نہیں لگائی جائے کیوں کہ آگ سے جاندار، دولت، اور وسائل کا نقصان ہوتا ہے۔[37]

ہندومت کی تعلیمات کے مطابق نجومی اور شعراء فوج کو بتائیں کہ جنت بہادروں کی منزل ہے جبکہ جہنم بزدلوں کی منزل ہے۔[38]

نتائج

الہامی اور غیر الہامی مذاہب میں جنگ کے احکام واصولوں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کے اسلام کے علاوہ باقی مذاہب میں واضح اصول بیان نہیں کیے گئے ہیں اور دیگر مذاہب میں دشمنوں سے جنگ میں انسانیت کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا اور ان مذاہب میں جنگ کے لیے اتنے مکمل اصول نہیں بیان کیے گیے جتنے اسلام میں بیان کیے گیے ہیں دیگر مذاہب میں جنگ کے بعد ان کے اپنے بھی ان کا کوئی خیال رکھتے اور ان کی لاشوں کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب میں دشمنوں کو قتل کرنے کے بعد بھی ان کی دشمنی ختم نہیں ہوتی ہے اور اپنے دشمنوں کی لاشوں کا مثل کرتے ہیں ان کی لاشوں کو جالاتے بھی ہیں اور قیدیوں کے بھی کوئی حق نہیں بیان کیے گئے ہیں اسلام میں جنگ ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہیں کی جاتی بلکہ اللہ کے دین کے لیے لوگوں کی جان مال کی حفاظت کے لیے فتنے فساد کو ختم کرنے اور ظالم کو ظلم سے روکنے کے لیے اپنادفاع کرنے کے لیے کرنے کی اجازت دی گیٔ ہے۔اسلام میں صرف انسانوں بلکہ جانوروں اور فصلوں شہروں کو نقصان پہنچانے سے بھی منع کیا گیا ہے جبکہ دیگر مذاہب میں ایسے کوئی اصول نہیں بتائے گئے۔

حوالہ جات

[1] چودھری غلام رسول چیمہ پروفیسر (ایم،اے) اسلام کا سیاسی نظام، 2012ءلاہور، چودھری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز ص 331-332

[2] سورہ توبہ

[3] سورۃالبقرہ 216

[4] اصلاحی صدرالدین، اسلام ایک نظر میں 2004ءلاہور اسلامک پبلی کیشنز ص 297

[55] سورہ القصص آیت 77

[6] البقرۃ: من الآیۃ 251

[7] صحیح بخاري، کتاب الجهاد والیسر، باب کان النبي اذا لم یقاتل اول النهار 1082، 3

[8]. سنن ابوداؤد

[9] سورۃالانفال آیت 17-18

[10] مظاہر حق، اردو ترجم، مشکوات شریف المعروف، احسن الھدایات عزیزالمرقات الي مطالب مشکواۃ، مترجم، مولوي نذیرالحق صاحب میر ٹھی، لاہور، ملک دین محمد اینڈ سنز.اشاعت منزل بل روڈ. صفحہ 2، حدیث 475

[11]سنن ابوداؤد، احسن الہدایات اردو ترجمہ وشرح مشکواۃ شریف مترجم مولوي نذیر الحق میر ٹھی، لاہور، ملک دین محمد اینڈ سنز).. رواہ سنن ابوداؤد۔ حدیث 769، باب 292، في النساء یغزون، مترجم اردو، جلد دوم، ابوداؤد۔ سلیمان بن اشعث، ترجم، علامہ وحید الزمان، محمد سعید اینڈ سنز، ناشر، قرآن محل مقابل مولوي مسافر خانہ کراچي، صفحہ، 301

[12]سنن ابوداٶد شریف، باب 37 فداء الاسیر ب المال، (حدیث 928.) مترجم اردو، جلد دوم، امام ابوداٶد سلیمان بن اشعث، ترجم، علامہ وحید الزمان، محمد سعید اینڈ سنز، ناشر، قرآن محل مقابل مولوي مسافر خانہ کراچي.

[13] صحیح مسلم) مظاہر حق اردو ترجمہ وشرح مشکواۃ شریف مترجم مولوي نذیر الحق میر ٹھی، لاہور، ملک دین محمد اینڈ سنز جلد، سوم)

[14]رواہ البخاري 305

[15]سنن ابوداٶد شریف، باب 37 في قتل النساء، (حدیث 9.5) مترجم اردو، جلد دوم، امام ابوداٶد سلیمان بن اشعث، ترجم، علامہ وحید الزمان، محمد سعید اینڈ سنز، ناشر، قرآن محل مقابل مولوي مسافر خانہ کراچي صفحہ 350. رواہ بخاری، 14 .3 باب 69

[16]جلد اول، مکتبہ رحمانیہ، شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی محمد ظفر اقبال، مراجعہ، مسند احمد بن حنبل

[17]رواہ البخاري. (3.18) مختصر صحیح بخاري، اردو، جلد دوم، امام ابوالعباس زین الدین احمد بن عبد الطیف الزبیدی، مترجمہ شیخ الحدیث ابو محمد، حافظ عبد الستار حماد، دار السلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، الریاض. باب 70

[18]سورہ النحل (126 آیت

[19]13، 20:21 (کتاب استثناء

[20]کتاب گنتی باب 31:17، 16

[21]کتاب سموئیل اول 9:27

[22]کتاب سموئیل اول 3:15

[23]کتاب یشوع 21:6

[24]کتاب استثناء 32:7

[25]کتاب یشوع 25:8

[26]۔ کتاب گنتی باب 52:33 کتاب اعداد، باب ۳۳: ۵۰۔۵۴) مزید دیکھیں، کتاب استثناء، باب ۳: ۲۴، باب ۲: ۳۰۔

[27]کتاب سموئیل دوم 31، 12

[28]کتاب سلاطین دوم 6، 135-16:. کتاب یسعیاہ

[29]کتاب الخروج

[30]مہاراج، کرشن جی، شریمد بھگوت گیتا، دھنن جے داس (مترجم) لاہور فکشن ہاؤس 2013، ص 178

[31]منو، منودھرم شاستر، ارشد رازی (مترجم) (لاہور، شات پبلیشرز، 2013) باب 96-97، 7

[32]والمیکی، رامائن، یاسر جواد (مترجم) لاہور نگارشات پبلیشرز 2011، ص 491

[33] منو، منودہرم شاستر، ارشد رازی (مترجم)(لاہور، شات پبلیشرز، 2013) باب 7۔93

[34] ایضاً، باب 7۔197 203

[35] مہاراج، کرشن جی، شریمد بھگوت گیتا، دھنن جے اس (مترجم)(لاہور، فکشن ہاؤس 2013) ص63

[36] والمیکی، رامائن، یاسر جواد (مترجم) لاہور فنگشن ہاؤس 2013، ص529

[37] چانکیہ، کوتلیہ، ارتھ شاستر، سلیم اختر (مترجم)(لاہور، نگارشات پبلشرز، 2011) ص552

[38] ایضاً ص490